page 1

21/06/2021 M.A. Islamic Studies Sem. 1 paper. 101

Topic. Religious and social life under pious Caliphe-

By. Mumtaz Alam

عنوان: خلفائے راشدین کے عہد میں مذہبی و سماجی زندگی۔

خلفائے راشدین کا عہد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب بہترین عہد ہے اس دور میں اسلامی حکومت نے بین الاقوامی حیثیت اختیار کر لی اور اسلامی خلافت ایک عالمی طاقت بن گئی

اسلامی خلافت کی بنیادی خصوصیات میں سے ہے۔ انتظام مملکت سیاست اور اصلاح معاشرہ کے میدان اس عہد میں جو کارنامے انجام دیے گئے وہ دنیا اور اسلام کی تاریخ میں سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ خلافت راشدہ کا اجتماعی و سیاسی نظام وہی تھا جس کی بنیاد عہد رسالت میں رکھی گئی تھی مگر اس دور میں اس بنیاد پر ایک شاندار عمارت کی تعمیر کی گئی جس عمارت کی پائیداری اور پختگی یہ تھی کہ یہ نہ صرف خانہ بدوش عربوں کے لئے بلکہ پوری دنیا کے انسانیت کے لئے رہنما ہے اور جہاں جہاں اسلام گیا اس نے یہ ثابت کر دیا کہ واقعی یہ دنیا کے لئے رحمت اور قابل عمل ہے

خلافت راشدہ کے منظر عام پر آنے سے پہلے پوری دنیا میں ملوکیت یا بادشاہت کا دور دورہ تھا مگر خلافت راشدہ کا نظام ان سب سے بالکل مختلف تھا حضور اکرم نے دنیا جانشین کسی کو نہ بنا کر یہ پیغام دیا کہ اسلامی مملکت کا سربراہ عام مسلمانوں کے مشورے سے منتخب ہوگا نہ کوئی خاندانی بادشاہت ہوگی اور نہ کوئی شخص بزور طاقت برسر اقتدار آئے گا نہ کوئی دور دعوے کر کے خلافت حاصل کرے گا بلکہ عامۃ المسلمین جسے خلیفہ منتخب کرے وہی خلیفہ بنے گا

اس زمانے میں بھی خلافت کا مفہوم یہی تھا جسے حضرت ابو موسیٰ اشعری نے بیان کیا ہے۔

"خلافت وہ ہے جسے قائم کرنے میں مشورہ کیا گیا ہو اور بادشاہی وہ ہے جسے تلوار کے زور سے حاصل کیا گیا ہو۔"

21/06/2021

DATE

خلافت راشدہ موجودہ جمہوریت کی اصطلاح کو پورا نہ کرنے کے باوجود
بھی جمہوری طرز تھی اس میں اگرچہ اقتدار کا سرچشمہ عوام کو نہیں قرار دیا
گیا تھا مگر پھر موجودہ جمہوری حکومتوں سے وہ زیادہ جمہوری تھا.
اس نظام میں حاکمیت صرف ذات باری تعالیٰ کو حاصل تھی اللہ و
رسول کے بعد عوام کو سارے حقوق حاصل تھے اور وہ کتاب و سنت
کے مقررہ اصول کے دائرہ میں مکمل بالادستی رکھتی تھے اللہ و رسول
کی حاکمیت کے تصور نے خلافت راشدہ کے اسلامی معاشرہ
کو نہ صرف ان مظالم سے اور ناانصافیوں سے نجات دے دی تھی
جو شخصی اور استبدادی حکومتوں کا لازمی نتیجہ تھا بلکہ اسی
قسم کے مظالم ناانصافیوں اور گمراہیوں سے نجات دلوائی
جو جدید دور میں عوام کی حاکمیت کے نام پر عام ہیں اور جن کی
وجہ سے نہ صرف دوسری قوموں کو نقصان پہنچتا ہے بلکہ خود
اپنی قوم بھی نقصان اٹھاتی ہے

جمہوریت کی روح آزادی ہے اور یہ آزادی
خلافت راشدہ میں پوری طرح موجود تھی خلیفہ کو سربراہ ریاست
کی حیثیت سے مکمل اختیارات حاصل تھے لیکن وہ دو پابندیوں کا
پابند تھا اول پابندی اسلامی اصول کی پابندی تھی دوسری اہل الرائے
سے مشورہ کرنا اور تمام خلفاء اس بات کا اقرار برسر
منبر کرتے رہے کہ ہم اللہ و رسول کے حکم کے پابند ہیں. اور
جو بھی فیصلہ کیا جائے گا اس میں مشاورت لازمی ہو گی.
جب کبھی فوجی مہم بھیجنی ہوتی یا کسی کو کہیں کا عامل و افسر مقرر
کرنا ہوتا تو مجلس مشاورت کے فیصلے کے بعد کسی کو متعین
کیا جاتا تھا اور اکثریت خلاف ہوتی تو نام واپس لے لیا جاتا تھا ان دونوں
اصول کی پاسداری تمام خلفاء نے کیا ہے.